از عدالت عظمیٰ

ڈی۔سی۔دیوان موہدین صاحب اور سنز

بنام

دی انڈسٹریل ٹریبونل، مدراس

[پی۔بی۔گجیندر گڈکر، سی۔جے۔، کے۔این۔وانچو اور کے۔سی۔داس گپتا، جسٹسز۔]

صنعتی تنازعہ-آجر اور ملازم-رشتہ-ہر معاملے کے حالات پر منحصر ہے۔

اپیل گزاروں، بیڑی اداروں کے مالکان اور ان کے کارکنوں کے درمیان صنعتی تنازعات کے حوالے سے، اپیل گزاروں نے صنعتی ٹریبونل کے سامنے دلیل دی کہ زیر بحث کارکنان ان کے کارکن نہیں تھے بلکہ آزاد ٹھیکیداروں کے کارکن تھے۔ٹریبونل نے شواہد کی بنیاد پر پایا کہ کام کرنے کا طریقہ کار یہ تھا کہ ٹھیکیداروں نے اپیل گزار سے پتے اور تمبا کو لیا اور بیڑیوں کی تیاری کے لیے کارکنوں کو ملازم رکھا۔بیڑیاں تیار ہونے کے بعد ٹھیکیداروں نے انہیں مزدوروں سے واپس لے کر اپیل گزاروں کے حوالے کر دیا۔مزدور پتوں کو گھر لے گئے اور انہیں وہاں کاٹ دیا؛ تاہم تمبا کو سے پتوں کو بھر کر اصل رولنگ کا عمل ٹھیکیداروں کی فیکٹریوں میں ہوا۔ٹھیکیداروں نے کارکنوں کے لیے حاضری کا کوئی رجسٹر نہیں رکھا، ان کے مقررہ اوقات میں آنے جانے کی کوئی شرط نہیں تھی، اور نہ ہی وہ روزانہ کام پر آنے کے پابند تھے: بعض اوقات وہ ٹھیکیداروں کو مطلع کرتے کہ آیا وہ غیر حاضر رہنا چاہتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ٹھیکیداروں نے کہا کہ اگر مزدور بغیر چھٹی کے بھی غیر حاضر رہے تو وہ کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔درخواست گزاروں کو بیڑیاں پہنچانے کے بعد کارکنوں کو ٹھیکیداروں پر ادائیگی کی گئی۔نظام یہ تھا کہ اپیل کنندہ تمبا کو کی قیمت اور پہلے سے طے شدہ پتوں میں سے کٹوتی کرنے کے بعد تیار شدہ بیڑیوں کے لیے ایک مخصوص رقم ادا کرتا تھا۔ٹھیکیداروں کو جنہوں نے اپنی باری میں مزدوروں کو ادائیگی کی، جنہوں نے بیڑیوں کو رول کیا، ان کی اجرت۔کارکنوں کو ادائیگی کرنے کے بعد جو کچھ بھی بچا رہے گا وہ کئے گئے کام کے لیے ٹھیکیداروں کا کمیشن ہوگا۔ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ خام مال یا تیار شدہ مصنوعات کی کوئی فروخت نہیں ہے، کیونکہ معاہدے کے مطابق، اگر

بیڑیوں کورول نہیں کیا گیا تو خام مال اپیل گزاروں کو واپس کرنا پڑتا ہے اور ٹھیکیداروں کو خام مال کسی اور کو فروخت کرنے سے منع کیا جاتا ہے۔ مزید برآں تیار شدہ بیڑیوں کو صرف اپیل گزاروں کو پہنچایا جا سکتا تھا جو خام مال فراہم کرتے تھے۔ اپیل گزاروں کی طرف سے مقرر کردہ خام مال اور تیار شدہ مصنوعات کی مزید قیمت ہمیشہ یکساں رہی اور مارکیٹ کی شرح کے مطابق کبھی اتار چڑھاؤ نہیں ہوا۔ ٹریبونل نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ بیڑی کارکن اپیل گزاروں کے ملازمین تھے نہ کہ نام نہاد ٹھیکیداروں کے جو خود اپیل گزاروں کے برانچ منیجروں کے ملازمین سے زیادہ کچھ نہیں تھے۔ اس کے بعد، اپیل گزاروں نے ہائی کورٹ میں رٹ درخواستیں دائر کیں، جس میں کہا گیا کہ نہ تو بیڑی رولر اور نہ ہی درمینداری اپیل گزاروں کا ملازم ہے اور انہوں نے رٹ درخواستوں کی اجازت دی۔ کارکنوں کی اپیل پر اپیل عدالت نے اپیل کی اجازت دی اور ٹریبونل کے حکم اور نتیجہ کو بحال کیا۔ سرٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل پر:

منعقد: پائے گئے حقائق پر اپیل کورٹ کا یہ مؤقف درست تھا کہ ٹریبونل کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ درمینداری محض انتظامیہ کی طرف سے مقرر کردہ برانچ منیجر تھے اور درخواست گزاروں اور بیڑی رولروں کے درمیان آجروں اور ملازمین کا رشتہ درست تھا۔

دھرنگدھارا کیمیکل ورکس لمیٹڈ، بمقابلہ ریاست سوراشٹر، [1957] S C R 152، شری چنتسمان راؤ بمقابلہ ریاست مدھیہ پردیش، [1958] S C R 1340، شری بردھی چند شرما بمقابلہ فسٹ سول جج ناگپور، [1961] 3 S C R 161، شنکر بالا جی وجے بمقابلہ ریاست مہاراشٹر، [1962] ضمیمہ۔1۔S C R۔249 اور بیکو سویا ماسا کاشتریہ (پی) لمیٹڈ بمقابلہ یونین آف انڈیا، [1964] S C R.1۔860، زیر بحث۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1963 کی سول اپیل نمبر 721 اور 791۔1959 کی تحریری اپیل نمبر 16 اور 15 میں مدراس ہائی کورٹ کے 16 فروری 1962 کے فیصلے اور حکم سے سرٹیفکیٹ اور خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

وی پی رمن اور آر گنپتی آئیر، اپیل کنندہ کے لیے (1963 کے سی اے نمبر 721 میں)۔

اپیل کنندہ کے لیے جی بی پائی، جے بی داداچنجی، او سی ماتھر اور روئیندر نارائن (سی اے نمبر 63/791 میں)۔

ٹی ایس وینکٹارمن، مدعا علیہ نمبر 2 کے لیے (دونوں اپیلوں میں)۔

6 اپریل 1964۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وانچو، جے- خصوصی اجازت کی دو اپیلیں ایک مشترکہ سوال اٹھاتی ہیں اور ان کا فیصلہ ایک ساتھ کیا جائے گا۔اپیل کنندگان دو بیڑی اداروں کے مالک ہیں۔حکومت مدراس کی طرف سے تین معاملات کے حوالے سے اپیل گزاروں اور ان کے کارکنوں کے درمیان تنازعہ کا حوالہ دیا گیا تھا۔تاہم موجودہ اپیلوں میں ہمارا تعلق صرف ایک معاملے سے ہے،یعنی، کیا اپیل گزاروں کے ایجنٹوں کے تحت کام کرنے والے کارکنوں کی اجرت میں آنوں کی کمی جائز تھی اور کارکن کس راحت کے حقدار تھے۔

ٹریبونل کے سامنے اپیل گزاروں کی دلیل یہ تھی کہ زیر بحث کارکنان ان کے کارکن نہیں تھے اور اس لیے ان کے اور کارکنوں کے درمیان آجروں اور ملازمین کا کوئی تعلق نہ ہونے کی وجہ سے حوالہ خود نااہل تھا اور ان کے اور متعلقہ کارکنوں کے درمیان کوئی صنعتی تنازعہ نہیں ہوسکتا تھا،ان کا معاملہ یہ تھا کہ متعلقہ کارکن آزاد ٹھیکیداروں کے کارکن تھے۔ٹریبونل نے دونوں فریقوں کی طرف سے پیش کردہ شواہد کی بنیاد پر پایا کہ اپیل گزاروں کے خدشات میں بیڑیوں کی تیاری کے حوالے سے طریقہ کار یہ تھا کہ ٹھیکیداروں نے اپیل گزاروں سے چھڑیاں اور تمبا کو لیا اور بیڑیوں کی تیاری کے لیے ملازمین کو ملازم رکھا۔بیڑیاں تیار ہونے کے بعد ٹھیکیداروں نے انہیں کارکنوں سے واپس لے کر اپیل گزاروں کے حوالے کر دیا۔

مزدور پتوں کو گھر لے گئے اور انہیں وہاں کاٹ دیا؛ چاہے تمبا کو سے پتوں کو بھر کر اصل میں رول کرنے کا عمل کہاں ہوا جسے ٹھیکیداروں کی فیکٹریاں کہا جاتا تھا۔ ٹھیکیداروں نے کارکنوں کے لیے حاضری کا کوئی رجسٹر نہیں رکھا۔ اس بات کی بھی کوئی شرط نہیں تھی کہ وہ مقررہ اوقات میں آئیں اور جائیں۔ نہ ہی مزدور ہر روز کام پر آنے کے پابند تھے؛ بعض اوقات مزدور ٹھیکیداروں کو مطلع کرتے تھے کہ اگر وہ غیر حاضر رہنا چاہتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ تاہم ٹھیکیداروں نے کہا کہ اگر مزدور بغیر چھٹی کے بھی غیر حاضر رہے تو وہ کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ مزدوروں کو پیس ریٹ پر ادائیگی کی جاتی تھی۔ بیڑیوں کو اپیل کنندہ تک پہنچانے کے بعد اس لیے ادائیگی کی گئی۔ نظام یہ تھا کہ اپیل کنندگان تمبا کو کی قیمت طے کرتے تھے اور ٹھیکیداروں کو فراہم کیے جانے والے پتے جو انہیں ان جگہوں پر لے جاتے تھے جہاں رولنگ کا کام کیا جاتا تھا اور انہیں کارکنوں کو دیتے تھے۔ اگلے دن، ٹھیکیدار تیار شدہ بیڑیوں کو اپیل گزاروں کے پاس لے گئے جنہوں نے تمبا کو کی قیمت اور پہلے سے طے شدہ پتوں میں سے کٹوتی کرنے کے بعد تیار شدہ بیڑیوں کی ایک مخصوص قیمت ادا کی۔ بقایا رقم ٹھیکیداروں کو ادا کی جاتی تھی جو اپنی باری میں مزدوروں کو ادا کرتے تھے، جو بیڑیوں کو رول کرتے تھے، ان کی اجرت۔ کارکنوں کو ادائیگی کرنے کے بعد جو کچھ بھی بچا رہے گا وہ کام کے لیے ٹھیکیداروں کا کمیشن ہوگا۔ یہ بھی ذکر کیا جا سکتا ہے کہ اپیل گزاروں اور ٹھیکیداروں کے درمیان اسی طرز پر تحریری معاہدے تھے، حالانکہ ایسا کوئی معاہدہ کاغذی کتابوں میں چھاپا نہیں گیا ہے۔

ان حقائق پر اپیل کنندگان ایک ایسا مقدمہ بنانا چاہتے تھے جیسے اپیل کنندگان کی طرف سے ٹھیکیداروں کو پتے اور تمبا کو کی فروخت ہو اور بیڑیوں کو رول کرنے کے بعد ٹھیکیداروں کی طرف سے اپیل کنندگان کو بیڑیوں کی دوبارہ فروخت ہو۔ تاہم ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ یہ واضح ہے کہ خام مال یا تیار شدہ مصنوعات کی کوئی فروخت نہیں ہوئی۔ کیونکہ، معاہدے کے مطابق، اگر بیڑیوں کو رول نہیں کیا جاتا تھا، تو خام مال اپیل گزاروں کو واپس کرنا پڑتا تھا اور ٹھیکیداروں کو خام مال کسی اور کو فروخت کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔ مزید یہ کہ بیڑیاں تیار ہونے کے بعد انہیں صرف اپیل گزاروں کو پہنچایا جا سکتا تھا جو خام مال فراہم کرتے تھے نہ کہ کسی اور کو۔ اپیل گزاروں کی طرف سے مقرر کردہ خام مال کی مزید قیمت کے ساتھ ساتھ تیار شدہ مصنوعات کی قیمت ہمیشہ ایک جیسی رہتی ہے اور مارکیٹ کی شرحوں کے مطابق کبھی اتار چڑھاؤ نہیں ہوتی ہے۔ لہذا ٹریبونل نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ خام مال کی فروخت کے بعد

تیار شدہ مصنوعات کی دوبارہ فروخت نہیں کی گئی اور یہ نظام فیکٹری ایکٹ کے تحت قواعد وضوابط سے بچنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے یہ بھی پایا کہ ٹھیکیداروں کو عام طور پر ان کی پریشانی کے لیے فی ہزار بیڑیوں میں صرف دو آنا ملتے ہیں۔ ٹریبونل نے معاہدے میں ایک شق کا بھی حوالہ دیا کہ اپیل گزاروں کو بیڑیوں کو رول کرنے والے کارکنوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا جن کے لیے صرف ٹھیکیدار ذمہ دار ہوں گے۔ لیکن یہ خیال تھا کہ یہ دفعات اپیل گزاروں کی طرف سے جان بوجھ کر معاہدے میں اس طرح کے قانونی فرائض اور ذمہ داریوں سے بچنے کے لیے رکھی گئی تھیں جو فیکٹریز ایکٹ یا مدراس شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ کے تحت ان پر عائد ہو سکتی ہیں۔ آخر کار پورے شواہد کے جائزے پر، ٹریبونل نے پایا کہ نام نہاد ٹھیکیداروں کے ذریعے بیڑیوں کی تیاری کا یہ نظام اپیل گزاروں کی طرف سے وضع کردہ محض ایک چھپاؤ تھا۔ ٹریبونل نے یہ بھی پایا کہ ٹھیکیدار غریب افراد تھے اور انہوں نے کوئی خاص فرائض انجام نہیں دیے اور نہ ہی کوئی خاص کام انجام دیا۔ درخواست گزاروں کے ذریعہ خام مال فراہم کیا جاتا تھا جسے کام کرنے والوں کے ذریعہ تیار شدہ مصنوعات میں تیار کیا جاتا تھا اور ٹھیکیداروں کے پاس خام مال کو کام کرنے والوں کے پاس لے جانے اور تیار شدہ مواد کو جمع کرنے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں تھا۔ اس لیے اس کا مؤقف تھا کہ نام نہاد ٹھیکیدار آزاد ٹھیکیدار نہیں تھے اور محض ملازمین تھے یا مختلف فیکٹریوں کے برانچ منیجروں کے طور پر کام کر رہے تھے، ان کا معاوضہ کام پر منحصر تھا۔ اس لیے یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ بیڑی کارکن اپیل گزاروں کے ملازمین تھے نہ کہ نام نہاد ٹھیکیداروں کے جو خود اپیل گزاروں کے ملازمین یا برانچ منیجروں سے زیادہ کچھ نہیں تھے۔ آخر کار اس نے فیصلہ دیا کہ اجرت میں دو آنا فی ہزار بیڑیوں کی کمی جائز نہیں ہے اور مزدور پرانے نرخوں کے حقدار ہیں۔ اس لیے اس نے اجرت میں کمی کو بحال کرنے کا حکم دیا۔

اس کے بعد اپیل گزاروں نے ہائی کورٹ میں دو رٹ درخواستیں دائر کیں، ان کی دلیل یہ تھی کہ ٹریبونل کا یہ مؤقف غلط تھا کہ ٹھیکیداروں کے ذریعہ ملازم ٹھیکیدار اور کارکن اپیل گزاروں کے کارکن تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ کے سامنے ایک نمونہ معاہدہ پیش کیا گیا تھا، جس میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ درج ذیل شرائط فراہم کی گئیں:-

(1) کہ مالک تمباکو اور بیڑی کے پتے فراہم کرے؛

(2) کہ درمیندار کو اپنا احاطہ خود لگانا چاہیے اور وہاں بیڑیوں کو لپیٹنے کا کام جاری رکھنے کے لیے مطلوبہ لائسنس حاصل کرنا چاہیے۔

(3) کہ کسی بھی وقت اس انٹرمیڈیٹری کے احاطے میں نو سے زیادہ بیڑی رولر کام نہ کریں۔

(4) کہ ثالث بیڑیوں کو رول کرنے کے لیے تمام اتفاقی چارجز بشمول دھاگے کی لاگت اور بیڑی رولروں کو ادا کیے جانے والے معاوضے کو پورا کرے۔

(5) کہ 1,000 بیڑیوں کے ہر یونٹ کے لیے جو بیچنے والے کے ذریعے رولڈ کی جاتی ہیں اور مالک کو پہنچائی جاتی ہیں، بعد والے کو تمباکو کی قیمت اور مالک کے ذریعے فراہم کردہ بیڑی کے پتوں میں کٹوتی کے بعد مقررہ رقم ادا کرنی چاہیے۔

(6) کہ درمیندار کو اس میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔ کسی بھی دیگر صنعتی ادارے کے ساتھ اسی طرح کی وابستگی؛

(7) کہ خام مال کی قیمت اور 1,000 بیڈیوں کے ہر یونٹ کے لیے ادا کی جانے والی قیمت مالک کی صوابدید پر طے کی جانی تھی۔

ان شرائط کے علاوہ، معاہدے میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ کسی بھی شرط کی خلاف ورزی پر ختم ہونے کا ذمہ دار ہے۔ اور یہ کہ مالکان کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا اور انہوں نے بیڑی کارکنوں کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کی تھی جنہیں بیڑیوں کو رول کرنے کے لیے ان کو جو ادا کرنا تھا اس کے لیے ثالث کی طرف دیکھنا پڑتا تھا۔

تعلیم یافتہ سنگل جج نے معاہدے کی شرائط اور ریکارڈ پر موجود شواہد کے جائزے پر فیصلہ دیا کہ نہ تو بیڑی رولر اور نہ ہی ثالث اپیل گزاروں کا ملازم تھا۔ اس کے نتیجے میں سیکشن کے معنی میں کوئی صنعتی

تنازعہ نہیں ہوسکتا۔ 2(k) اپیل گزاروں اور بیڑی رولروں کے درمیان صنعتی تنازعات ایکٹ کا۔ اس لیے درخواستوں کی اجازت دی گئی اور ٹریبونل کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

اس کے بعد کارکنوں کی طرف سے دو اپیلیں کی گئیں۔ اپیل کورٹ معاہدے کی شرائط اور ٹریبونل کے نتائج پر غور کرتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچی کہ نام نہاد ٹھیکیدار واقعی اپیل گزاروں کے ایجنٹ تھے اور اپیل گزاروں کی طرف سے بیڑی چلانے والے بیڑی کارکنوں پر قابو پانے میں کوئی کمی نہیں تھی۔ اپیل کورٹ نے یہ بھی پایا کہ ثالث بے عیب تھے اور شواہد کے مطابق شاید ہی وہ اپنے کارخانے رکھنے کے متحمل تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندگان نے کارکنوں سے متعلق تمام معاملات کو حل کرنے میں اصل ہاتھ لیا، اور ثالث محض خفیہ تھا اور کارکنوں پر اصل کنٹرول اپیل کنندگان کا تھا۔ لہذا اپیل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کارکنوں کے حقیقی آجر ہیں اور نام نہاد ثالث یا نام نہاد آزاد ٹھیکیدار، جو کچھ معاملات میں سابق ملازم تھے، اپیل کنندگان کے ایجنٹوں سے زیادہ کچھ نہیں تھے۔ معاملے کے اس تناظر میں اپیل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ٹریبونل کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ثالث محض انتظامیہ کی طرف سے مقرر کردہ برانچ مینیجر تھے اور آجر اور ملازمین کا تعلق اپیل گزاروں اور بیڑی رولروں کے درمیان برقرار تھا۔ اس لیے اپیلوں کی اجازت دی گئی، اور ٹریبونل کے حکم کو بحال کر دیا گیا۔ اپیل کنندگان ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر ہمارے سامنے آئے ہیں۔

یہ سوال کہ آیا مالک اور نوکر کا رشتہ آجر اور ملازم کے درمیان برقرار رہتا ہے، اس عدالت کی طرف سے متعدد مقدمات میں زیر غور رہا ہے۔ دھرنگدھارا کیمیکل ورکس لمیٹڈ بمقابلہ ریاست سوراشٹر (1) میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ یہ سوال کہ آیا کوئی شخص مزدور ہے اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آیا اسے آجر نے ملازمت دی تھی اور آجر اور ملازم یا مالک اور نوکر کا رشتہ ان کے درمیان قائم تھا۔ یہ اچھی طرح سے طے کیا گیا تھا کہ اس طرح کے تعلقات کا پہلی نظر میں امتحان آجر میں حق کا وجود تھا جو نہ صرف یہ ہدایت کرتا تھا کہ کون سا کام کیا جانا ہے بلکہ اس طریقے کو بھی کنٹرول کرنا تھا جس میں اسے کیا جانا تھا، اس طرح کے کنٹرول کی نوعیت یا حد مختلف صنعتوں میں مختلف ہوتی ہے، اور اپنی نوعیت کے مطابق اس کی وضاحت کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا صحیح نقطہ نظر یہ تھا کہ اس بات پر غور کیا جائے کہ آیا کام کی

نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں آجر کی طرف سے مناسب کنٹرول اور نگرانی تھی۔ یہ مزید کہا گیا کہ یہ سوال کہ آیا فریقین کے درمیان تعلق آجر اور ملازم کے درمیان تھا یا مالک اور نوکر کے درمیان، ہر معاملے کے حالات پر منحصر ہے، حقیقت کا خالص سوال تھا۔ اس معاملے میں، تنازعہ یہ تھا کہ آیا کچھ اگریا جو پیشہ ور مزدوروں کا ایک طبقہ تھے، مزدور تھے یا آزاد ٹھیکیدار۔ اس معاملے میں پائے جانے والے حقائق یہ تھے کہ اگریا اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ مل کر کام کرتے تھے اور اپنے طور پر اضافی مزدوری کرنے کے لیے آزاد تھے۔ کام کے کوئی گھنٹے مقرر نہیں کیے گئے تھے۔ کوئی مجسٹر رول برقرار نہیں رکھا گیا تھا؛ اور نہ ہی کام کے اوقات ماسٹر کے زیر کنٹرول تھے۔ چھٹی یا تعطیلات کے حوالے سے کوئی اصول نہیں تھے اور اگریا نمک کی تیاری کے انتظامات کرنے کے بعد فیکٹری سے باہر جانے کے لیے آزاد تھے۔ اس کے باوجود، اگرچہ کچھ خصوصیات جو عام طور پر خدمت کے معاہدے میں پائی جاتی تھیں، غیر حاضر تھیں۔

ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ مجموعی طور پر اگریا کی حیثیت کارکنوں کی ہوتی ہے نہ کہ آزاد ٹھیکیداروں کی، خاص طور پر ماسٹر کے ذریعے نگرانی اور کنٹرول کا استعمال شروع سے آخر تک تیاری کے تمام مراحل تک کیا جاتا تھا۔ اس عدالت نے اس معاملے میں پائے جانے والے حقائق کے جائزے پر ٹریبونل کے نقطہ نظر کو برقرار رکھا۔

اگلا کیس جس کا حوالہ دیا گیا ہے وہ شری چنتامن راؤ بمقابلہ ریاست مدھیہ پردیش (2) ہے۔

یہ بیڑی کی تیاری کا معاملہ تھا، اور اس کے تعین کے لیے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا کچھ افراد جو ستتر کے نام سے جانے جاتے ہیں اور جو ستتر کے ماتحت کام کرتے ہیں وہ مزدور تھے یا نہیں۔ یہ پایا گیا کہ ستداروں نے بیڑیوں کو اپنی فیکٹریوں میں بنا کر یا تیسرے فریق کو اس قیمت پر کام سونپ کر فراہم کرنے کا عہد کیا جو انتظامیہ کی طرف سے ترسیل اور منظوری کے بعد ادا کی جائے گی۔ دھرنگ دھارا کیمیکل ورکس لمیٹڈ کے معاملے (1) میں طے شدہ اصولوں کا حوالہ دیا گیا تاکہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ ملازم افراد مزدور تھے یا نہیں، اور یہ پایا گیا کہ ستّیدار فیکٹری انتظامیہ کے کنٹرول میں نہیں تھے اور جہاں چاہیں بیڑیاں بنا سکتے تھے۔ اس لیے یہ مانا گیا کہ کولیوں کو نہ تو انتظامیہ کے ذریعے براہ راست ملازمت دی جاتی تھی اور نہ ہی انتظامیہ کے ذریعے ستداروں کے ذریعے۔ اس معاملے کی ایک خاص خصوصیت یہ تھی کہ ستداروں کے ماتحت کوئی بھی مزدور کارخانوں میں کام نہیں کرتا تھا۔ بیڑیاں کہیں بھی تیار کی جا سکتی تھیں اور منتظمین کی فیکٹری میں کام کرنے کی کوئی

ذمہ داری نہیں تھی۔ یہاں تک کہ ستدار مزدوروں کے متعلقہ گھروں میں بیڑیاں بنانے کے لیے کارکنوں میں تمبا کو تقسیم کرنے کے بھی حقدار تھے۔ ان حالات میں ہی اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ ستتر آزاد ٹھیکیدار تھے اور ان کے ذریعہ ملازمت کرنے والے کارکن انتظامیہ کے کارکن نہیں تھے۔

پھر ہم شری بردھی چند شرما بمقابلہ فرسٹ سول جج ناگپور (2) کے معاملے پر آتے ہیں۔ یہ بھی بیڑی کی تیاری کا معاملہ تھا۔ پائے گئے حقائق یہ تھے کہ بیڑیوں کو لپیٹنے والے کارکنوں کو فیکٹری میں کام کرنا پڑتا تھا اور وہ اپنے گھروں پر کام کرنے کے لیے آزاد نہیں تھے۔ فیکٹری میں ان کی حاضری نوٹ کی جاتی تھی اور انہیں فیکٹری کے اوقات کے اندر کام کرنا پڑتا تھا۔ اگرچہ وہ پوری مدت کے لیے کام کرنے کے پابند نہیں تھے اور جب چاہیں آسکتے تھے اور جاسکتے تھے لیکن اگر وہ دوپہر کے بعد آتے تو انہیں تمبا کو فراہم نہیں کیا جاتا تھا اور اس طرح فیکٹری شام 7 بجے بند ہونے کے باوجود انہیں کام کرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ مزید یہ کہ اگر وہ آٹھ دن تک غیر حاضر رہے تو انہیں ملازمت سے ہٹا دیا جاسکتا تھا۔ ادائیگی کام کی مقدار کے مطابق پیس ریٹ پر کی جاتی تھی، اور جو بیڑیاں مناسب معیار پر نہیں آتی تھیں انہیں مسترد کیا جاسکتا تھا۔ ان حقائق پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کارکن فیکٹری ایکٹ کے تحت کام کرنے والے تھے اور آزاد ٹھیکیدار نہیں تھے۔ اس عدالت نے نشاندہی کی کہ مختلف صنعتوں میں کنٹرول کی نوعیت اور حد مختلف ہوتی ہے اور اس کی نوعیت کے لحاظ سے اس کی قطعی وضاحت نہیں کی جاسکتی۔ جب آپریشن سادہ نوعیت کا تھا اور اسے ہر وقت نگرانی کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، تو دن کے آخر میں بیڑیوں کو مسترد کرنے کے طریقہ کار کے ذریعے کنٹرول کا استعمال کیا جاسکتا تھا جو مناسب معیار پر نہیں آتے تھے، آجر کی طرف سے اس طرح کی نگرانی کارکنوں، آجر کے ملازمین بنانے کے لیے کافی تھی نہ کہ آزاد ٹھیکیداروں کے لیے۔ کسی شخص کو مالک کا نوکر بنانے کے لیے درکار کنٹرول کی نوعیت کا انحصار ہر معاملے کے حقائق پر ہوگا۔

اگلا معاملہ شنکر بالاجی وجے بمقابلہ ریاست مہاراشٹر (1) ہے۔ یہ بھی بیڑی بنانے کا معاملہ تھا۔ اس معاملے کے حقائق پر اکثریت نے فیصلہ دیا کہ شری بردھی چند شرما کے معاملے (2) میں فیصلہ امتیازی تھا اور اپیل کنندہ فیکٹری ایکٹ کے معنی میں کارکن نہیں تھا۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس معاملے میں دھرنگ دھارا کیمیکل ورکس لمیٹڈ (3) کے فیصلے کے بعد سے اس عدالت کے فیصلوں کی پیروی کی

گئی تھی کہ آیا کوئی شخص ملازم تھا یا آزاد ٹھیکیدار۔

آخری کیس جس کا حوالہ دیا گیا ہے وہ دوبارہ بیڑی مینوفیکچرنگ کا معاملہ ہے، یعنی بھیکو سا یا ما سا کاشتریا (پی) لمیٹڈ بمقابلہ یونین آف انڈیا (1)۔اس معاملے میں اٹھایا گیا بنیادی سوال اس کی آئینی حیثیت کے بارے میں تھا۔85 فیکٹری ایکٹ اور اس کے تحت ریاست مہاراشٹر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن۔سیکشن کی آئینی حیثیت۔85 اور اس کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کو برقرار رکھا گیا۔اس میں شامل سوال سیکشن کے اطلاق کے بارے میں تھا۔79 چھٹی کے حوالے سے فیکٹریز ایکٹ اور شنکر بالا جی وجے کے معاملے میں محسوس ہونے والی دشواری (1) کہ حالات میں چھٹی کا حساب کیسے لگایا جا سکتا ہے، کوشری بردھی چند شرما کے معاملے (2) کے فیصلے کے حوالے سے بیان کیا گیا۔

ان فیصلوں کی روشنی میں ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا ان معاملات میں نام نہاد آزاد ٹھیکیداروں کے تحت کام کرنے والے کارکن اپیل گزاروں کے کارکن ہیں یا نہیں۔ٹریبونل نے یہ پایا ہے اور اپیل کورٹ نے اس نظریے کی تصدیق کی ہے کہ نام نہاد آزاد ٹھیکیدار محض اپیل گزاروں کے ایجنٹ یا برانچ منیجر تھے۔ہمیں ٹریبونل کے اس نظریے سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی جس کی تصدیق اپیل کورٹ نے ان مقدمات کے حقائق پر کی ہے۔ہم اس سلسلے میں فاضل یافتہ سنگل جج کے نقطہ نظر سے بے خبر نہیں ہیں جب اس نے فیصلہ دیا تھا کہ معاہدوں اور حقائق پر پایا گیا کہ نام نہاد درمیندار آزاد ٹھیکیدار تھے۔تاہم ہماری رائے ہے کہ اس سلسلے میں اپیل کورٹ کا نظریہ درست ہے۔جیسا کہ اپیل کورٹ نے صحیح طور پر نشاندہی کی ہے کہ نام نہاد آزاد ٹھیکیدار غریب افراد تھے جو ہر لحاظ سے اپیل گزاروں کے کنٹرول میں تھے۔ہماری رائے میں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ نظام فیکٹری ایکٹ کے تحت قواعد وضوابط سے بچنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ اس بات میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ معاہدے کی جو بھی شرائط ریکارڈ پر دستیاب ہیں کہ نام نہاد آزاد ٹھیکیداروں کو واقعی کوئی آزادی نہیں ہے۔جیسا کہ اپیل کورٹ نے نشاندہی کی ہے کہ وہ بے عیب افراد ہیں جو شاید ہی اپنی فیکٹریاں رکھنے کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ان میں سے کچھ اپیل گزاروں کے سابق ملازم بھی ہیں۔معاہدہ عملی طور پر یک طرفہ ہے کہ مالک اپنی مرضی سے خام مال کی فراہمی کر سکتا ہے یا ایسا کرنے سے انکار کر سکتا

ہے، نام نہاد ٹھیکیدار کو اسے خام مال کی فراہمی پر اصرار کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ نام نہاد آزاد ٹھیکیدار اپنی نام نہاد فیکٹری میں نو سے زیادہ افراد کو ملازمت نہ دینے کا پابند بھی ہے۔ نام نہاد آزاد ٹھیکیدار کو خام مال کی فروخت اور اس کی طرف سے تیار شدہ بیڑیوں کی دوبارہ فروخت بھی محض ایک چھپاوہ ہے، جس کی نوعیت اس حقیقت سے ظاہر ہوتی ہے کہ نام نہاد ٹھیکیدار نے کبھی بھی مواد کی ادائیگی نہیں کی۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب تیار شدہ بیڑیاں اس کے ذریعے اپیل گزاروں کو پہنچائی جاتی ہیں، تو خام مال کی نام نہاد فروخت کے لیے واجب الادا رقم نام نہاد سے کاٹ لی جاتی ہے۔ بیڑیوں کے لیے طے شدہ قیمت۔ درحقیقت جو کچھ ہوا وہ یہ ہے کہ نام نہاد آزاد ٹھیکیدار کو تمبا کو اور پتے فراہم کیے جاتے ہیں اور اسے ملازم کارکنوں کی اجرت اور اس کی اپنی پریشانی کے لیے کچھ رقم ادا کی جاتی ہے۔ اس لیے ہمیں یہ ٹھہرانے میں کوئی دشواری نظر نہیں آتی کہ نام نہاد ٹھیکیدار محض ایک ملازم یا اپیل کرنے والوں کا ایجنٹ ہے جیسا کہ اپیل کورٹ نے قرار دیا ہے اور اس طرح کے ملازم یا ایجنٹ کے طور پر وہ اپیل کرنے والوں کی طرف سے بیڑیوں کو رول کرنے کے لیے کارکنوں کو ملازمت دیتا ہے۔ یہ کام کئی نام نہاد آزاد ٹھیکیداروں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے جن سے کہا جاتا ہے کہ وہ فیکٹری ایکٹ کے تحت قواعد وضوابط سے بچنے کے لیے ایک جگہ پر نو سے زیادہ افراد کو ملازمت نہ دیں۔ تاہم ہم موجودہ اپیلوں میں معاملے کے اس پہلو سے متعلق نہیں ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ نام نہاد ٹھیکیداروں کے ذریعہ ملازم کارکن درحقیقت اپیل گزاروں کے کارکن ہوتے ہیں جو اپنے ایجنٹوں یا نوکروں کے ذریعے ملازم ہوتے ہیں جنہیں وہ آزاد ٹھیکیدار کہنے کا انتخاب کرتے ہیں۔

تاہم اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ بیڑی کارکنوں پر ایجنٹ کا بھی کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ اب شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بیڑی کارکنوں کو پتوں کو گھر لے جانے کی اجازت ہے تاکہ انہیں کاٹا جا سکے تاکہ وہ اگلے دن کے کام کے لیے مناسب شکل اور سائز میں ہوں۔ لیکن تمبا کو کے پتوں کو بھرنے کا اصل کام (یعنی بیڑیوں کو رول کرنا) صرف نام نہاد آزاد ٹھیکیدار کی نام نہاد فیکٹری میں کیا جا سکتا ہے۔ کارکنوں کو کبھی بھی تمبا کو نہیں دیا جاتا ہے کہ انہیں گھر لے جایا جائے اور جب چاہیں بیڑیوں میں ڈالا جائے۔ بیڑیوں کو رول کرنے کا اصل کام کرنے کے لیے انہیں نام نہاد آزاد ٹھیکیدار کی نام نہاد فیکٹری میں جانا پڑتا ہے۔ جیسا کہ اس عدالت نے شری بردھی چند شرما کے معاملے (1) میں نشاندہی کی تھی کہ کام اس قدر سادہ نوعیت کا ہے کہ ہر وقت نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ بردھی چند شرما کے معاملے

میں (1) نگرانی دن کے آخر میں عیب دار بیڑیوں کو مسترد کرنے کے نظام کے ذریعے کی گئی تھی۔ موجودہ معاملات میں ہمیں معاہدے کی مکمل شرائط نہیں ملی ہیں اور اس لیے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ کارکنوں پر کسی قسم کی نگرانی یا کنٹرول نہیں تھا اور نام نہاد آزاد ٹھیکیداروں کو ہر قسم کی بیڑیوں کو قبول کرنا پڑتا تھا چاہے وہ معیاری ہو یا نہ ہو۔ اس بات کا شاید ہی امکان ہو کہ نام نہاد آزاد ٹھیکیدار بیڑیوں کو قبول کرے جو معیار کے مطابق نہیں ہیں۔ اس کے لیے عام طور پر وہ نظام ہے جو اس تجارت میں رائج ہے جیسا کہ بیڑی مینوفیکچرنگ کے بہت سے معاملات کے حقائق سے ظاہر ہوگا جن کا ہم نے حوالہ دیا ہے۔ اس لیے ہم کسی بھی طرح کے ثبوت کی عدم موجودگی میں یہ کہنے کے لیے پہلے سے تیار نہیں ہیں کہ کارکنوں کے ذریعے کیے گئے کام کی کوئی نگرانی نہیں ہے۔ ان حالات میں ہماری رائے ہے کہ اپیل گزاروں اور نام نہاد آزاد ٹھیکیداروں کے ذریعہ ملازم کارکنوں کے درمیان مالک اور نوکر کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اپیل کورٹ نے نشاندہی کی ہے کہ جب بھی بیڑیوں کی تیاری کے سلسلے میں کوئی تنازعہ ہوتا ہے تو کارکنان ازالہ کے لیے اپیل گزاروں کی طرف دیکھتے ہیں۔ ایک معاملے میں اپیل گزاروں میں سے ایک کے منیجر نے لیبر آفیسر کو خط بھیجا کہ فیکٹری کارکنوں کی اجرت میں اضافے پر راضی ہے۔ 1/14- سے روپے۔ 2/- فی ہزار بیڑیاں۔ دوسرے معاملے میں بھی اسی طرح کے ایک خط کو مخاطب کیا گیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ جب بھی نام نہاد آزاد ٹھیکیداروں کے تحت کام کرنے والے کارکنوں کی اجرت میں اضافہ یا کمی ہوتی ہے تو اصل فیصلہ اپیل گزاروں کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ اپیل گزاروں کا یہ طرز عمل واضح طور پر ان کی اس استدعا سے متصادم ہے کہ کارکنان ان کے ملازم نہیں ہیں اور ان کے اور مذکورہ کارکنوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ ان مقدمات میں پائے جانے والے حقائق پر اپیل کورٹ کا یہ مؤقف درست تھا کہ ٹریبونل کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ثالث محض انتظامیہ کی طرف سے مقرر کردہ برانچ منیجر تھے اور درخواست گزاروں اور بیڑی رولروں کے درمیان آجروں اور ملازمین کے تعلقات درست ہیں۔ اس نقطہ نظر میں اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اس طرح اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہیں- سماعت کے اخراجات کا ایک سیٹ۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document